دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ کی دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کے موقع پر

طلبۂ دارالعلوم کا قصیدۃ الترحیب

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں اور مختلف تقریبات میں تشریف لایا کرتے تھے انہیں دارالعلوم حقانیہ سے محبت تھی وہ بھی اسے پاکستان کا دارالعلوم دیوبند سمجھتے تھے یہاں کی تعلیمی فضا، ماحول اور نظام تعلیم و تربیت کو دارالعلوم دیوبند کا پرتو اور عکس جمیل خیال کرتے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ کے بانی، اساتذہ اور طلبہ کو بھی اسلام کے اس قابل فخر فرزند سے عقیدت بھی تھی اور محبت بھی اور تعلق خاطر میں والہیت بھی۔ ۱۳۷۵ھ میں جب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو دارالعلوم حقانیہ کے طالب علم محمد موسیٰ (حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور و مصنف کتب کثیرہ المعروف بہ متکلم عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی) نے عربی زبان میں قصیدۃ الترحیب لکھا جسے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے فرزند اکبر مولانا سمیع الحق مدظلہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ ذیل میں وہی قصیدۃ الترحیب نذر قارئین ہے جس سے دارالعلوم حقانیہ کی دارالعلوم دیوبند سے معنوی نسبت کی قوت اور استحکام کا ترشح واضح ہے!

فؤادی بربع الظاعنین اسیرٌ — قریح الهوی نحو الحبیب یسیرٌ

وعینی غزیرٌ الدمع سکباء بربعهم — کودقٍ سقی روضًا فکیف سرورٌ

فللّٰه یا سلمی اعیدی اسیرنا — اسلمی إلی کم بالقلوب تغیرُ

الا لیت شعری هل ازورنّ ساعةً — مغانیَ بها کاس الرحیق تدورُ

بجنجوه، دلّی، دیوبند وتانبن — وسرهند والاجمیر حلّ بدورُ

دیار احلّاءٍ وقد حال بیننا — جبالٌ وانّی دونها لاتبورُ

ضریح حسین احمد کروضة جنّةٍ — بها غار نجمٌ ثاقبٌ ومنیرُ

وما کان ظنی قبل قبرك شیخنا — بانّ نجومًا فی التراب تغورُ

تعزّ فمولانا محمد طیب — تُناط به الامال وهو جدیرٌ

بثکنة جند اللّٰه معهد قاسم العلوم هلالٌ یا کرام فزوروا

ففی جنّتی تلك العنادل غرّدت — وفی ایکتی شم الحمام هدیرٌ

وسجع قمریٌ وورقاء غنّت — وتلك هزارٌ غرّدت وتطیرُ

أیا ایها الدیوبند لا تعدم الذی — لروضك نورٌ بل لنورك نورُ

لسحبك فیضٌ بل لفیضك عارضٌ — بدار علومٍ للعیون یدیرُ

ایا ایها البرّ الوصول الممجّد التقی النقیّ بالعلوم خبیرٌ

بصُرت بما لم یبصروا فحویتهٔ — وما الناس الّا اکمهٌ وبصیرٌ

ایا ضیفنا الهندیّ جئت بنافجٍ — من المسك اضحت فی القلوب تفورُ

فصیحٌ بلیغٌ لفظهٔ مثل لؤلؤٍ — خطیبٌ ومبکی الجمع وهو غفیرٌ

وقام رجال الهند فی محفل العلی — فما لك فیهم یا کریم نظیرٌ

فسبحان من اجدیك فضلًا ومولنا — أسحبان هندٍ درّ کم لغزیرٌ

هو الماجد ابن الماجد ابن الممجّد — فیا حبّذا المجد التلید ینورُ

هو الطیب ابن الطیب ابن المطیب — الا استنشقوه انّه لعبیرٌ

فاهلًا وسهلًا مرحبًا للذی اتی — لدار علومٍ بالسرور بشیرٌ

لاعضاء "حقانیة" باکورةٍ
ورودك عیدٌ وهی منك نضیرٌ